رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۱۹

خطبہ نمبر ۲۵

الفضل

روزنامہ

دار الامان قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۹ | ۲۶ ماہ وفا ۱۳۲۰ ہش | یکم ماہ رجب ۱۳۶۰ھ | ۲۶ جولائی سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۶۸

روزنامہ الفضل قادیان ——— یکم رجب ۱۳۶۰ھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطاب

طلبائے بورڈنگ تحریک جدید سے

آج ۲۴ جولائی طلبائے بورڈنگ تحریک جدید کو مخاطب کر کے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو تقریر فرمائی۔ وہ مفصل طور پر تو پھر شائع کی جائے گی۔ (انشاء اللہ تعالےٰ) اس وقت مختصراً اس کا مفہوم اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے۔ تاکہ احمدی بچے اور نوجوان اپنے آپ کو حضور کے منشاء کے مطابق بنانے کے لئے اس سے راہ نمائی حاصل کر سکیں۔

حضور نے فرمایا۔ مومن کے ارادہ سے اس کا عمل بڑھ جاتا ہے۔ اور اس کے عمل سے اس کا ارادہ بڑھ جاتا ہے یہی تسلسل ہے۔ جو قوموں کی کامیابی کا ذریعہ ہوتا ہے۔ جب اس بورڈنگ ہوس کو بنایا گیا۔ تو اس میں ایک سو ساٹھ یا ایک سو اسّی بورڈروں کے رہنے کی گنجائش رکھی گئی۔ لیکن ابھی تک اس میں زیادہ سے زیادہ ایک سو پچاس لڑکے داخل ہو سکے ہیں۔ گویا ابھی اور گنجائش ہے۔ اس بورڈنگ کو بنے ۲۷ سال ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک ہم اسے بھرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اگر اس میں داخل ہونے والے بچے ایسا نمونہ بن کر باہر جائیں جسے دیکھ کر دوسروں کو اپنے بچے قادیان میں تعلیم پانے کے لئے بھیجنے کی حرص۔ لالچ اور خواہش پیدا ہو اور وہ ایسے رنگ میں رنگین ہو کر یہاں سے نکلیں۔ جس میں تحریک جدید ان کو رنگنا چاہتی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں ایک سال کیا۔ ایک مہینہ کیا ایک دو ہفتوں میں ہی یہ بورڈنگ بھر سکتا ہے۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا۔ جب میں نے بورڈنگ تحریک جدید کی تحریک کی۔ تو اس وقت بورڈنگ میں ۸۰ کے قریب لڑکے تھے۔ اور وہ بھی کم ہوتے جا رہے تھے۔ پھر تحریک جدید کے ماتحت جماعت نے توجہ کی۔ ادھر بورڈنگ میں رہنے والوں نے ایک حد تک نمونہ اچھا دکھایا۔ اور آج مجھے بتایا گیا ہے۔ کہ ۱۳۷ بورڈرز ہیں۔ مگر یہ ترقی ہمارے لئے خوشی کا موجب نہیں ہو سکتی جب تک تعداد کی ترقی کے ساتھ عملی ترقی نہ ہو۔

عملی ترقی کی تشریح میں حضور نے فرمایا۔ جو غرض تحریک جدید کی ہے۔ اور جو باہر سے آکر یہاں پڑھنے والوں کی ہے وہ معمولی نہیں۔ بلکہ بہت بڑی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم ایسے سپاہی تیار کریں جو اسلام کے لئے ہر وقت کمربستہ رہیں اور ہر میدان میں اسلام کی طرف سے لڑیں۔ مخالفین اسلام کے پرخچے اڑا دیں اور دشمن کو ریزہ ریزہ کر دینے کے الفاظ کافی نہیں ہو سکتے۔ اگر کافی ہو سکتے ہیں۔ تو ایسے زندہ انسان جن کے جسم کے ذرہ ذرہ میں وہ لہریں پیدا ہو رہی ہوں۔ جو انہیں اسلام کی جنگ کی طرف لے جا رہی ہوں۔ اور اسلام کو غلبہ دلانے کے لئے بیتاب کر رہی ہوں۔

اس موقعہ پر حضور نے فرمایا۔ تم یہ مت خیال کرو۔ کہ ہم طالب علم ہیں۔ ہم کیا کر سکتے ہیں۔ دراصل یہی وہ زمانہ ہے جس میں کی ہوئی تیاری ابد کی زندگی میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ اور یہی وہ زندگی ہے۔ جس میں آئندہ کام کرنے کے لئے جوش اور ولولہ پیدا کیا جاتا ہے۔ تم میں چھوٹے بھی ہیں۔ اور بڑے بھی۔ وہ عمر جو چھوٹوں کی ہے۔ وہ بھی ہم پر گزری ہے۔ اور وہ عمر جو بڑوں کی ہے۔ وہ بھی ہم پر گزری ہے اسی عمر میں اسلام کی خدمت کا ہم میں ایسا جوش پایا جاتا تھا۔ کہ اس وقت ہم بڑوں کی امداد کے محتاج نہ ہوتے تھے۔

اس کے بعد حضور نے بتایا۔ کہ کس طرح ۱۶ سال کی عمر میں حضور نے معہ چند اور ساتھیوں کے خدمت اسلام کے لئے ایک رسالہ جاری کیا اور کس طرح خود ہی کوشش کر کے بغیر بڑوں کی کسی قسم کی امداد کے اس میں کامیابی حاصل کی۔ اور رسالہ کو نہایت مفید بنایا۔ پھر حضور نے فرمایا۔ ہم اس عمر میں بھی آزاد رائے رکھنے والے لوگ تھے۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ بڑوں کی باتیں نہ مانتے تھے۔ بلکہ یہ کہ جب ایک دفعہ سن لیتے۔ کہ دین کی خدمت کے لئے فلاں کام کرنا چاہئیے۔ تو پھر دوبارہ پوچھنے کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔ کہ وہ کام کس طرح کریں۔ آزادی کی روح اور دلیری سے کام کرتے تھے اور کام کرنا جانتے تھے۔ آخر میں حضور نے فرمایا۔ میں تم سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ یہ خیال اپنے دلوں سے نکال دو۔ کہ ہم بچے ہیں۔ ہم اس عمر میں کیا کر سکتے ہیں ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جب یہ سنتے کہ اللہ تعالےٰ اسلام اور احمدیت کو ترقی دیگا تو ہم سمجھتے۔ کہ یہ ترقی ہمارے ذریعہ ہی ہوگی۔ اور پھر کام کرنے لگ جاتے۔ اور خدا تعالےٰ اس میں برکت دیتا۔ تم یہ مت خیال کرو۔ کہ تم کوئی بڑا کام نہیں کر سکتے۔ اس عمر میں سب ضروری چیز زبان سیکھنا ہے انہیں اردو سیکھنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ اس کے بعد مضامین لکھنے خود بخود آ جائیں گے۔ پھر تمہیں یہ یقین رکھنا چاہئیے۔ کہ بہت بڑے مقصد کے لئے تم پیدا کئے گئے ہو۔ تمہارے اندر اسلام اور احمدیت کی

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ وفات ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ بخیر و عافیت ہے ثم الحمد للہ

طلباء بورڈنگ تحریک جدید نے حسب معمول موسمی تعطیلات پر جانے سے قبل آج دوپہر کو دعوت طعام دی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے شمولیت فرمائی۔ دعوت سے قبل حضور نے تمام طلبا کو جو قطار میں کھڑے تھے مصافحہ کا شرف بخشا۔ صوفی غلام محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس نے ہر بچہ کا اس کے والد کا نام لے کر تعارف کرایا۔ حضور نے بعض سے مختصراً گفتگو فرمائی۔ اور جن بچوں کی صحت کمزور دیکھی ان کے متعلق بورڈنگ اور سکول کے ڈاکٹر خانصاحب محمد عبد اللہ صاحب کو ہدایات دیں۔

کھانا کھانے کے بعد حضور نے تقریر فرمائی۔ جس کا اقتباس اسی پرچہ میں شائع کیا جا رہا ہے۔ اور آخر میں دعا فرمائی

نمونہ

کون ہے جن کے دل میں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خواہش نہیں اور جو باوجود رضائے الٰہی کے حصول کا طریق جاننے کے اس پر کاربند نہ ہو۔ کسی مومن کے متعلق ایسا گمان یقیناً ظن فاسد ہے۔ مخلوق خدا کی خدمت کرنا محبت خداوندی کو جذب کرتا ہے۔ پس جو شخص خدا کی مخلوق کی خدمت سے غافل نہیں۔ خدا تعالیٰ بھی اسے نہیں بھلاتا۔ اور وہ خدا کی مخلوق کی خدمت کے باعث خدا کے حضور ایک مرتبہ پاتا ہے۔ ذیل میں مجلس خدام الاحمدیہ امرتسر کی کارگزاری کو مختصر طور پر بطور نمونہ پیش کر کے دیگر مجالس کو تقلید کی دعوت دی جاتی ہے۔

ماہ ہجرت میں اس مجلس نے مندرجہ ذیل کام کئے۔

بہتر مریضوں کی تیمارداری۔ چار مریضوں کی امداد۔ نو افراد کو کھانا کھلانا ایک بیمار مسکین کو سیالکوٹ تک لے جانا۔ دو احباب کا سامان اٹھانا۔ حلقہ وار مساجد میں پانی پلانے اور پنکھا کرنے کی خدمت سرانجام دینا اماطة الاذی عن الطریق پر عمل کرنا۔ پانچ مستحقین کی مالی امداد کرنا۔ ایک بڑھیا کو منزل مقصود تک پہنچانا۔ چار اصحاب کی بیکاری دور کرنا۔ دو زخمی گائیوں کا علاج کرنا وغیرہ وغیرہ

چاہیئے کہ دیگر مجالس اس سے بھی بڑھ کر کام کریں کہ فاستبقوا الخیرات کا حکم مومنین کے لئے ہی ہے۔ اور اس پر عمل کرنے سے سبقت کی روح کا جو عظیم الشان مظاہرہ ہوتا ہے وہ رحمت خداوندی کو جوش میں لانے کا موجب ہوتا ہے۔

اس جگہ افسوس کے ساتھ اس امر کا ذکر کئے بغیر بھی نہیں رہا جا سکتا۔ کہ بعض مجالس میں ابھی تک خدمت خلق کی اہمیت کا احساس پیدا نہیں ہوا۔ حتیٰ کہ بعض مجالس تو اپنی رپورٹ میں صرف اسی ذکر کو کافی سمجھتی ہیں۔ کہ خدمت خلق سے متعلق تجاویز سوچی گئیں۔ آئندہ ایسی مجالس کے نام بھی شائع کرنے پڑیں گے۔

خاکسار ناصر احمد مہتمم شعبہ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے ایسی نبوت مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے

"جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا اس کی نظر محدود نہ تھی۔ اور اس کی عام غمخواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا۔ بلکہ کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان اس کے نفس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی۔ اس لئے قدرت کی تجلیات کا پورا اور کامل حصہ اس کو ملا۔ اور وہ خاتم الانبیاء بنے۔ مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی روحانی فیض نہیں ملے گا۔ بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحب خاتم ہے بجز اس کی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہونچ سکتا۔ اور اس کی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور بجز اس کے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے جس کے لئے امتی ہونا لازمی ہے۔ اور اس کی ہمت اور ہمدردی نے امت کو ناقص حالت پر چھوڑنا نہیں چاہا۔ اور ان پر وحی کا دروازہ جو حصول معرفت کی اصل جڑھ ہے بند رہنا گوارا نہیں کیا۔ ہاں اپنی ختم رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا کہ فیض وحی آپ کی پیروی کے وسیلہ سے ملے۔ اور جو شخص امتی نہ ہو اس پر وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو۔ سو خدا نے ان معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا۔ لہذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی۔ کہ جو شخص سچی پیروی سے اپنا امتی ہونا ثابت نہ کرے۔ اور آپ کی متابعت میں اپنا تمام وجود محو نہ کرے۔ ایسا انسان قیامت تک نہ کوئی کامل وحی پا سکتا ہے۔ اور نہ کامل ملہم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو گئی مگر ظلی نبوت جس کے معنی ہیں کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہیگی تا انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہو۔ اور تا یہ نشان دنیا سے مٹ نہ جائے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت نے قیامت تک یہی چاہا ہے کہ مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کے دروازے کھلے رہیں۔ اور معرفت الٰہیہ جو مدار نجات ہے مفقود نہ ہو جائے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷-۲۸)

عنایات الٰہی کا ذکر

تری خدائی کی کارسازی نئی نئی روز دیکھتا ہوں
ترے مراحم کے صدقے یارب کہ مورد لطف بن رہا ہوں

مرے مصائب میں لطف تیرا تسلیاں دے رہا ہے پیہم
یہ رحم تیرا۔ یہ حال میرا۔ گنہگار اور پُرخطا ہوں

مرے گناہوں کو تو نے یارب نظر سے اپنی گرا دیا ہے
زہے کرم روسیاہی پر بھی نظر پہ تیری چڑھا ہوا ہوں

یہ کس کا موہبہ ہے یہ کس کا صدقہ کہ رات دن بارش کرم ہے
کہاں یہ لطف و عطا کہاں میں یہی شب و روز سوچتا ہوں

میں اور وابستگان میرے فدائے احمدؑ۔ نثار احمدؑ
یہ آل احمدؑ ہی کی دعا ہے تباہی سے جو بچا ہوا ہوں

یہی وہ پُر نور ہستیاں ہیں جو تیری محبوب اس قدر ہیں
غلام ہیں ان کا بن کے یارب کرم کا یوں مستحق بنا ہوں

مری دعا رات دن ہے گوہر کہ آل احمدؑ پہ فضل تیرے
ہوں روز افزوں خدائے برتر۔ غلام جنکا میں بن گیا ہوں

ذوالفقار علی خان گوہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

مولوی محمد علی صاحب کی تعلّی کا جواب

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ - ماہ وفا ۱۳۲۰ ہش مطابق ۱۸ - جولائی ۱۹۴۱ء

مرتبہ شیخ رحمت اللہ صاحب - شاکر

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

رات چونکہ مجھے

انتڑیوں میں درد کی شکایت

رہی ہے - اس لئے آج میں زیادہ تو بیان نہیں کر سکتا - لیکن مولوی محمد علی صاحب کا جو جواب میرے ایک خطبہ کا شائع ہوا ہے - اس کے ایک حصہ کے متعلق

مختصراً کچھ بیان

کرتا ہوں - باقی کا جواب میرا خیال ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ توفیق دے - تو ایک مضمون کے ذریعہ دوں ؂

آج میں صرف اس امر کو لیتا ہوں کہ انہوں نے

اپنے جواب میں لکھا

ہے - کہ :-

"میاں صاحب نے جو دلائل حضرت مسیح موعود کی نبوت کے متعلق دیئے ہیں میں ان تمام کو قارئین پیغام کے سامنے لانے کو تیار ہوں - بشرطیکہ جناب میاں صاحب میرے اس جواب کو جو اصل مضمون کے متعلق میں اب لکھتا ہوں - اپنے اخبار "الفضل" میں شائع کرا دیں - - - لیکن اس کے ساتھ میں یہ بھی کہہ دیتا ہوں - کہ جناب میاں صاحب اس تجویز کو کبھی منظور نہ کریں گے - اس کی وجہ؟ اپنے مخالف کے دلائل کو اپنی جماعت کے سامنے لانے سے وُہی شخص ڈرتا ہے جسے یہ خوف ہو کہ اس کی جماعت مخالف کے دلائل سے متاثر ہو کر پھسل جائے گی - سو یہی خوف جناب میاں صاحب کے دل میں ہے - - - منہ سے جناب میاں صاحب جس قدر بلند دعاوی چاہیں کریں مگر ان کا طرزِ عمل یہ بتا رہا ہے - کہ ان کا دل ہمارے دلائل کی مضبوطی کے خوف سے کانپ رہا ہے - اور ان کے نزدیک اس کے سوائے اپنی جماعت کی حفاظت کا اور کوئی طریق نہیں - کہ وُہ ہمارے دلائل کو ان کے سامنے نہ آنے دیں"

(پیغام صلح ۱۲ - جولائی ۱۹۴۱ء)

پیشتر اس کے کہ میں ان کی اس تجویز کا جواب دوں - مجھے

افسوس کے ساتھ

کہنا پڑتا ہے - کہ مولوی محمد علی صاحب کو جو عادت یہاں صدر انجمن احمدیہ قادیان میں حکومت کرنے کی پڑ گئی تھی - وُہ اب تک قائم ہے - وُہ صرف یہی سمجھتے ہیں - کہ جو بات وُہ کہدیں - وُہ ضرور پوری ہونی چاہیئے - اور اگر وُہ پوری نہیں ہوتی - تو دُنیا میں جو دوسرے لوگ ہیں - ان سب پر حجت تمام ہو گئی - دوسروں کی بات پر کان دھرنا یا اس کا جواب دینا ان کو بالکل بھول جاتا ہے - وُہ آج یہ تجویز پیش کرتے ہیں - کہ میں اگر ان کے اس جواب کو اپنے اخبار "الفضل" میں شائع کرا دوں - تو وہ ان تمام دلائل کو جو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے متعلق دیئے ہیں "لفظ بلفظ قارئین پیغام کے سامنے لانے کو تیار ہیں" اور اپنی طرف سے یہ تجویز پیش کرنے کے بعد وُہ بڑے دھڑلے کے ساتھ یہ کہتے ہیں - کہ "جناب میاں صاحب اس تجویز کو کبھی منظور نہ کریں گے" اس کی وجہ وُہ یہ بتاتے ہیں - کہ میں نہیں چاہتا - کہ جماعت ان کے دلائل اور خیالات سے آگاہ ہو - کیونکہ مجھے ڈر ہے - کہ ہماری جماعت ان کے دلائل سے متاثر ہو کر پھسل جائے گی لیکن اپنی طرف سے یہ تجویز پیش کرتے وقت وُہ اس بات کو بھول گئے ہیں کہ

آج سے ایک سال قبل

یعنی ۱۹ - جولائی ۱۹۴۰ء کو میں نے ایک خطبہ پڑھا تھا - جو ۲۴ - جولائی ۱۹۴۰ء کے "الفضل" میں شائع ہو چکا ہے - اس میں میں نے یہ کہا تھا - کہ :-

"صحیح عقائد وُہی ہو سکتے ہیں - جن کا ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں علی الاعلان اظہار کیا کرتے تھے اس زمانہ میں وُہ جن عقائد کا اظہار کیا کرتے تھے - میں ان کی تحریروں سے نکال کر ان کے سامنے رکھ دیتا ہُوں - اور وُہ ان کے نیچے لکھدیں - کہ آج بھی میرا یہی عقیدہ ہے - اور وُہ میری اُس زمانہ کی تحریروں سے میرے عقائد نکال دیں اور میں لکھ دُوں گا - کہ آج بھی میرے عقائد یہی ہیں - ہم دونوں مونہہ سے یہی کہتے ہیں - کہ ہمارے عقائد آج بھی وُہی ہیں - جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں تھے - پس اس طرح اس زمانہ کی تحریرات سے ہم ایک دوسرے کے عقائد نکال کر پیش کر دیں - اور دونوں اپنے اپنے عقائد کے نیچے لکھدیں - کہ آج بھی ہمارے عقائد یہی ہیں اور پھر دونوں کے عقائد کتاب کی صورت میں شائع کر دیئے جائیں - اور ساتھ ہی دونوں کی یہ تحریریں بھی چھپ جائیں - کہ ہمارے عقائد آج بھی یہی ہیں - - - - - چونکہ ممکن ہے کہ کسی کی تحریر کا کوئی اقتباس ناقص ہو اس لئے ہر فریق کو حق ہوگا - کہ وُہ مطالبہ کرے - کہ میری تحریر کا اقتباس ناقص ہے - فلاں حصہ اس کے ساتھ شامل کیا جائے - یا فلاں دوسری جگہ پر میرے اس کلام کی شرح موجود ہے - اسے شامل کیا جائے - اس کا یہ مطالبہ پورا کیا جائے گا (ان تشریحی عبارتوں کے لئے بھی یہ شرط ہوگی - کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی شائع شدہ ہوں - اس طرح کسی پر ظلم نہ ہوگا - ان کو حق ہوگا - کہ ان کی کسی تحریر کا حل اگر کسی دوسری جگہ موجود ہو - تو اس کے ساتھ شامل کرنے کا وُہ مطالبہ کریں اور اسی طرح میری کسی تحریر کا حل اگر دوسری جگہ ہو - تو میرا حق ہوگا - کہ اس کے ساتھ شامل کرنے کا میں مطالبہ کروں - اور یہ حل بھی ساتھ شامل کر دیئے جائیں)"

جہاں انہوں نے آج یہ تجویز پیش کی ہے - وہاں میری یہ تجویز ایک سال پہلے کی تھی - مگر

مولوی صاحب نے اس کو اب تک منظور نہیں کیا

اور اپنی طرف سے ایک نئی تجویز پیش کر دی ہے - اگر وُہ میری تجویز کو منظور کر لیتے - تو چونکہ یہ

دونوں کی تحریرات کے مجموعہ کی اشاعت کا خرچ

دونوں کو آدھا آدھا دینا تھا - اس لئے فائدہ انہی کو رہتا - ان کی ایسی تحریرات میری نسبت بہت زیادہ ہوتیں - میں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں صرف سال ڈیڑھ سال تک ایک ماہی رسالہ کا ایڈیٹر رہا ہُوں - اور وہ سالہا سال تک ایک ماہوار رسالہ کے ایڈیٹر رہے ہیں - اور اس لئے میری ایک صفحہ کی تحریرات کے مقابلہ میں ان کی تحریرات بیسیوں صفحات کی ہوں گی - جنہیں گویا ہم اپنے خرچ پر شائع کرتے - کیونکہ میری ایک صفحہ کی تحریرات کے ساتھ ان کی بیس صفحات کی تحریرات شائع ہو جاتیں - مگر انہوں نے اس تجویز کو نہ مانا - آج وُہ کہتے ہیں - کہ میں ان کا مضمون "الفضل" میں شائع نہیں کراؤں گا - کیونکہ میں ڈرتا ہوں - کہ جماعت کے لوگ ان کی تحریرات سے متاثر نہ ہو جائیں - حالانکہ اس میں

ڈرنے کی کوئی بات ہی نہیں

اگر میں ڈرتا ہوتا - تو خود اپنی طرف سے ان کی تحریرات کو شائع کرنے کی تجویز کیوں پیش کرتا - اور اگر وُہ ایسے ہی نڈر ہیں - تو انہوں نے میری تجویز کو منظور کیوں نہ کیا - اس میں ان کو صرف اتنی تکلیف کرنی پڑتی - کہ میرے اس زمانہ کے عقائد نکال دیتے

اور میں ان کے عقائد کے متعلق اس زمانہ کے حوالے نکال دیتا۔ ان کی تحریرات چونکہ زیادہ تھیں۔ اس لئے مجھے ان سے زیادہ تکلیف کرنی پڑتی۔ بلکہ ہم دونوں کو اتنی بھی تکلیف کی ضرورت نہ تھی۔ وہ میرے حوالے نکالنے کے لئے اپنے کسی مبلغ کو مقرر کر دیتے۔ اور اسی طرح ان کے حوالے نکالنے کے لئے میں بھی اپنا کوئی مبلغ مقرر کر دیتا۔ اور اس کے بعد ان کو

صرف اتنا کرنا تھا

کہ وہ ان تحریرات کے نیچے لکھ دیتے کہ آج بھی میرے عقائد یہی ہیں۔ اور میں بھی ان کے تلاش کردہ حوالوں کے نیچے لکھ دیتا کہ آج بھی میرے یہی عقائد ہیں۔ پھر یہ تحریریں شائع کرنے پر جو خرچ آتا تھا۔ وہ دونوں کو نصف نصف ادا کرنا تھا۔ اور اس میں بھی ان کا ہی فائدہ تھا۔ جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں ان کی تحریرات میری نسبت بہت زیادہ ہیں فرض کرو کل ۲۵ صفحات ہوں۔ تو میری تحریرات تو صرف ایک دو صفحات کی ہوں گی۔ اور باقی سب ان کی۔ گویا میری تحریرات کی نسبت ان کی دس گنا زیادہ ہیں۔ اور حوالوں کی نسبت سے اگر خرچ تقسیم کیا جائے۔ تو

ان کی تحریرات پر ہمارا خرچ

بہت زیادہ ہوتا۔ کل خرچ اگر ایک ہزار روپیہ فرض کر لیا جائے۔ تو پانچ پانچ سو دونوں کے حصہ میں آتا۔ لیکن ۲۵ صفحات میں سے میری تحریرات صرف دو صفحہ کی اور ان کی ۲۳ صفحات کی ہوتیں۔ اور اس طرح انہیں تو اپنی ۲۳ صفحات کی تحریروں کی اشاعت کے لئے پانچ سو روپیہ دینا پڑتا۔ اور ہمیں دو صفحات کی تحریرات کے لئے۔ گویا ہمارے پانچ سو روپیہ میں سے زیادہ سے زیادہ پچاس روپے تو میری تحریرات کی اشاعت پر خرچ آتے۔ اور باقی ساڑھے چار سو ان کی تحریروں کی اشاعت پر۔ اور ان کا روپیہ کا بہت زیادہ حصہ ان کی اپنی تحریروں کی اشاعت پر خرچ ہوتا۔ غرض میں جو پانچ سو روپیہ دیتا۔ اس میں سے بھی ساڑھے چار سو ان کی تحریروں کی اشاعت کا خرچ ہوتا۔ اور ان کا اپنا روپیہ بھی انہی کی تحریروں پر خرچ ہوتا۔ اس سے زیادہ

انصاف کی بات

کیا ہو سکتی تھی۔ کہ ہم ان کی تحریروں کی اشاعت کے لئے روپیہ اپنے پاس سے دیں۔ اور اگر یہ بھی مان لیا جائے۔ کہ وہ جو پانچ سو روپیہ دیتے۔ اس میں سے بھی پچاس روپے میری تحریروں کی اشاعت پر خرچ ہوتے۔ تو بھی یہ ماننا پڑے گا۔ کہ ان کا اپنا بھی ساڑھے چار سو روپیہ ان کی تحریروں کی اشاعت کا خرچ ہوتا اور میں جو پانچ سو روپیہ دیتا۔ اس میں سے بھی ساڑھے چار سو انہی کی تحریرات کی اشاعت پر خرچ ہوتا۔ اور اس طرح یہ تجویز سراسر ان کے فائدہ کی تھی۔

پھر اس لحاظ سے بھی یہ تجویز ان کے لئے مفید تھی۔ کہ ان کی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک کی تحریریں

شائع ہو جاتیں۔ وہ تحریریں جنہیں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھتے تھے یہ ایسے مبارک ایام کی تحریریں ہیں جنہیں وہ خود بھی مبارک مانتے ہیں۔ اور ان کا خیال یہی ہے۔ کہ وہ زمانہ بہت اچھا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود ان تحریروں کو پڑھتے۔ اور ان کی نگرانی کرتے تھے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ گو اس زمانہ میں خلیفہ نہ تھے۔ مگر ان تحریروں کو آپ بھی پڑھتے تھے۔ اور نگرانی کرتے تھے۔ مولوی عبد الکریم صاحب بھی زندہ تھے۔ آپ کی وفات ۱۹۰۵ء میں ہوئی ہے۔ اور رسالہ ریویو ۱۹۰۲ء میں جاری ہوا ہے اس لئے ایک عرصہ تک آپکی نظر سے بھی وہ تحریریں گزرتی رہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور وہ بزرگ جن کی تعریف حضور علیہ السلام نے کی ہے سب اس زمانہ میں زندہ تھے۔ ان کی نگرانی میں وہ ایام گزرے ہیں۔ اس زمانہ میں مولوی محمد علی صاحب جو کچھ لکھتے رہے ہیں۔ ان کے متعلق ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے۔ کہ وہ

خدا تعالے کے منشاء کے مطابق

تھا۔ خود خدا تعالے نے اس کے متعلق گواہی دی ہے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ "آپ بھی صالح تھے اور نیک ارادہ رکھتے تھے آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ" اور اس الہام کے خواہ کچھ بھی معنی کئے جائیں۔ بہرحال اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ زمانہ مولوی محمد علی صاحب کے لئے بھی اچھا اور مبارک زمانہ تھا۔ اور بعد کا دونوں فریق میں مختلف فیہ ہے۔ اور پھر میرا بھی وہ زمانہ اچھا تھا۔ اور خود

مولوی محمد علی صاحب کی شہادت

اس کے متعلق موجود ہے۔ چنانچہ میرے ایک مضمون پر انہوں نے لکھا تھا۔ کہ

"اس رسالہ کے ایڈیٹر مرزا بشیر الدین محمود احمد حضرت اقدس کے صاحبزادے ہیں۔ اور پہلے نمبر میں چودہ صفحوں کا ایک انٹروڈکشن ان کی قلم سے لکھا ہوا ہے۔ جماعت تو اس مضمون کو پڑھے گی۔ مگر میں اس مضمون کو مخالفین سلسلہ کے سامنے بطور ایک بیّن دلیل کے پیش کرتا ہوں۔ جو اس سلسلہ کی صداقت پر گواہ ہے .... وہ سیاہ دل لوگ جو حضرت مرزا صاحب کو مفتری کہتے ہیں۔ اس بات کا جواب دیں کہ اگر یہ افترا ہے تو یہ سچا جوش اس بچہ کے دل میں کہاں سے آیا۔ غور کرو جس کی تعلیم و تربیت کا یہ پھل ہے وہ کاذب ہو سکتا ہے۔ اگر وہ کاذب ہے تو پھر صادق کا دنیا میں کیا نشان ہے۔"

(ریویو اردو بابت مارچ ۱۹۰۶ء)

گویا وہ میرے اس زمانہ کو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت

کا معیار قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میرا ایسے پاکیزہ مطالب بیان کرنا ثبوت ہے اس بات کا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں۔ اور اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ مانتے ہیں کہ میرا وہ زمانہ اچھا تھا۔ اور خیالات پاکیزہ تھے۔ پس ایسے مبارک زمانہ کی تحریروں کا شائع ہونا ایک عمدہ کام تھا۔ کہ جو کئی لوگوں کی ہدایت کا موجب بن جاتا۔ مگر افسوس کہ مولوی صاحب نے میری تجویز کو نہ مانا۔ اور اسے رد کر دیا۔ لیکن دوسری طرف وہ اپنی ایک تجویز پیش کر کے بڑی تعلی سے کہتے ہیں۔ کہ میں اسے کبھی نہیں مانونگا۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ ان کے خیالات ہماری جماعت کے دوستوں تک پہونچیں۔ حالانکہ جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔ میں نے خود یہ تجویز پیش کی تھی۔ اور ان کے

خیالات کی اشاعت

پر قریباً پانچ سو روپیہ اپنے پاس سے خرچ کرنے کو تیار تھا۔ اور ظاہر ہے کہ یہ روپیہ خرچ کر کے جو کتاب چھپتی اسے ہم کہاں لے جاتے۔ آخر جماعت کے دوستوں کے پاس ہی وہ فروخت ہوتی۔ یا بانٹ دی جاتی۔ بلکہ ہم تو پہلے بھی اپنے پاس سے روپیہ خرچ کر کے ان کے خیالات کی اشاعت کرتے رہے ہیں۔

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم

نے جو رسالہ تبدیلی عقیدہ مولوی محمد علی صاحب شائع کیا ہے۔ اس میں ساری کی ساری عبارتیں انہی کی ہیں۔ تو ان کے خیالات پھیلنے میں ہمیں کبھی روک نہیں ہوا۔ بلکہ ہم نے ہمیشہ ان کے خیالات جماعت تک پہونچائے ہیں۔ مگر وہ کہتے ہیں کہ ان کے مضمون کو "الفضل" میں شائع کرا دینے کی تجویز کو میں نہیں مانونگا۔ کیونکہ میں نہیں چاہتا۔ کہ ان کے خیالات جماعت تک پہونچیں۔

ان کے اس خیال کے غلط ہونے کی ایک

دوسری مثال

قریب کے زمانہ کی ہے۔ مولوی ابو العطاء صاحب نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ "سورہ کہف کی تفسیر جناب مولوی محمد علی صاحب نے بیان القرآن میں اور حضرت امیر المومنین نے تفسیر کبیر میں شائع فرمائی ہے اگر غیر مبایعین تیار ہوں۔ تو دونوں تفسیروں کو مشترکہ خرچ پر اکٹھا شائع کر دیا جائے تا پڑھنے والے اندازہ لگا سکیں۔ کہ کسے تائید الٰہی حاصل ہے۔ اور کون اس سے محروم ہے" (الفضل ۱۸ جون ۱۹۴۱ء) اس سے بھی ان کے خیالات کی اشاعت ہوتی مگر انہوں نے اسے بھی نہ مانا۔

اس سے دنیا کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہمارے خیالات کیا تھے اور ان کے کیا۔ اور کہ کس نے اپنے خیالات اور عقائد میں اب تبدیلی کر لی ہے وہ اگر میری اس تجویز کو مان لیں۔ تو مجھے بھی ان کی تجویز کو ماننے میں عذر نہ ہوگا۔ لیکن اگر وہ میری تجویز کو نہیں مانتے۔ تو ان کو کیا حق ہے کہ مجھ پر یہ الزام لگائیں۔ کہ میں نہیں چاہتا ان کے خیالات جماعت کے دوستوں تک پہونچیں۔ کیا

عجیب بات

ہے۔ کہ میں تو اگر پہلے ایک تجویز پیش کروں۔ اور وہ اسے نہ مانیں۔ تو اس میں کوئی الزام کی بات نہیں۔ لیکن اگر وہ کوئی تجویز پیش کریں۔ اور میں اسے نہ مانوں تو وہ کہیں کہ میں ان کے خیالات کی اشاعت کو روکنا چاہتا ہوں۔ اور لوگوں کو گمراہ کرنا چاہتا ہوں۔ مگر ان سب باتوں کے باوجود میں

ان کی پیشکردہ تجویز

کو بھی ماننے کے لئے تیار ہوں لیکن عام قاعدہ یہ ہے کہ جو پہلی تقریر کرے اسے آخری تقریر کا موقعہ دیا جاتا ہے یعنی اسے جواب الجواب کا حق ہوتا ہے۔ کیونکہ جو پہلے تقریر کرتا ہے۔ وہ تو عام دلائل دے دیتا ہے۔ مگر اس کا جواب دینے والا کئی نئی باتیں بیان کر دیتا ہے۔ اور ان کا جواب ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے قاعدہ یہ ہے کہ جو پہلی تقریر کرے۔ اسے آخری تقریر کا بھی حق ہوتا ہے۔ پس میں ان کے مضمون کو "الفضل" میں شائع کرانے کو تیار ہوں۔ بشرطیکہ وہ میرا جواب الجواب بھی "پیغام صلح" میں شائع کرائیں۔ یا اگر وہ پسند کریں تو یہ سب یعنی میرا خطبہ۔ ان کا جواب اور میرا جواب الجواب کتابی صورت میں شائع کر دیا جائے۔ جس پر خرچ دونوں کا آدھا آدھا ہو۔ اور کتابیں بھی آدھی آدھی لے لیں۔ اس سے بھی بڑھ کر میں ان کے لئے

ایک اور آسانی

کر دیتا ہوں۔ پہلے تو میں نے کہا تھا۔ کہ وہ اگر میری اس تجویز کو مانیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی دونوں کی تحریریں اکٹھی شائع کر دی جائیں تو میں ان کی اس تجویز کو مان لوں گا۔ مگر ان پر اتمام حجت کے لئے میں یہ بھی مان لیتا ہوں۔ کہ چلو میں اس کو بھی چھوڑ دیتا ہوں۔ بشرطیکہ وہ میری اس تجویز کو مان لیں۔ یعنی میرا جواب الجواب بھی ساتھ شائع ہو۔ تو گویا ہمارا ان سے یہ مطالبہ تو رہے گا۔ کہ ان کو کیا حق ہے۔ کہ ہم جو کہیں اسے تو وہ نہ مانیں اور خود جو بات کہیں اس کا ماننا ہمارے لئے ضروری ہو۔ مگر ان کی اس تجویز کو ماننے کے لئے میں پہلے اپنی پہلی تجویز منوانے پر اصرار نہ کرونگا۔ بلکہ

ایک اور بھی آسانی

ان کے لئے پیدا کر دیتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ اگر وہ میرا جواب الجواب شائع کرنے پر تیار ہوں۔ تو خرچ کے دو حصے ہم دے دیں گے۔ اور صرف ایک حصہ وہ دیں۔ اور دو حصے کتب ہم لے لیں اور ایک حصہ وہ۔ اور میری طرف سے اتنی رعایتوں کے باوجود اگر وہ میری بات کو ماننے کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو ہم سوائے اس کے کیا کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں سچ کو

سچ سمجھنے کی توفیق

دے۔ اور ان کا وہ غصہ دور ہو جو ان کے لئے صداقت کے سمجھنے میں روک ہو رہا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ مولوی صاحب تحمل کے ساتھ غور کرینگے۔ اور ان تجاویز پر عمل کر کے لوگوں کے لئے صداقت کے معلوم کرنے میں آسانی پیدا کرینگے۔

میں اپنی

تجاویز کا خلاصہ

پھر ایک دفعہ پیش کر دیتا ہوں۔ پہلی تجویز تو وہی ہے جو میں ۱۸ جولائی سنہ کے خطبہ جمعہ میں پیش کر چکا ہوں۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی تحریرات سے میں ان کے عقائد نکالی دوں۔ اور اسی زمانہ کی میری تحریرات سے وہ میرے عقائد نکال دیں۔ اور ان کو اکٹھا شائع کر دیا جائے۔ اگر وہ اسے منظور کر لیں۔ تو ان کو حق ہوگا کہ اپنی پیشکردہ تجویز کے ماننے کا مجھ سے مطالبہ کریں۔ اور میں اسے مان لوں گا۔ دوسری بات میں نے یہ کہی ہے۔ کہ اگر وہ میری اس تجویز کو نہ بھی مانیں تب بھی

میں ان کی تجویز کو مان لیتا ہوں

مگر ضروری شرط یہ ہوگی۔ کہ وہ میرا جواب الجواب بھی ساتھ شائع کرنا منظور کر لیں۔ اگر بصورت کتاب شائع کرنا ان کو پسند ہو تو خرچ کے دو حصے ہم دیں گے۔ اور ایک وہ دیں۔ اسی طرح دو حصے کتابیں ہم لے لیں گے اور ایک حصہ وہ لیں گے۔ ان کتابوں کو خواہ فروخت کر دیا جائے۔ یا بانٹ دیا جائے۔ جس طرح کسی کی مرضی ہو کرے۔ ان کے مضمون کے باقی حصہ کا جواب میں انشاء اللہ پھر دونگا۔ لیکن جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔ ان کو یہ

غلط فہمی ہے

کہ میں ان کے خیالات اپنی جماعت تک پہونچنے میں روک بنتا ہوں۔ شائد وہ میرے خطبات پڑھتے ہی نہیں۔ یا اگر پڑھتے ہیں تو بھول جاتے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ میں نے اس سے کسی کو کبھی نہیں روکا۔ جماعت کے سینکڑوں لوگ ان کی کتابوں کو پڑھتے ہیں۔ خود میری لائبریری میں یہ کتابیں ہیں۔ اور لوگ پڑھنے کے لئے لے جاتے ہیں۔ اور میں نے کبھی کسی کو منع نہیں کیا۔ کہ یہ کتابیں نہ پڑھو۔ ہماری دوسری لائبریریوں میں بھی ان کی کتابیں ہیں۔ اور انہیں بھی لوگ پڑھتے ہیں۔ لیکن اگر ان کا یہ وہم کسی طرح بھی دور نہیں ہوتا تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں کہ وہ قادیان میں آجائیں۔ میں یہاں ان کے

تین لیکچر اپنی جماعت میں

کرادوں گا۔ اور ان لیکچروں میں وہ دل کھول کر اپنے عقائد اور دلائل بیان کر لیں۔ اور اس بات کی تسلی کر لیں۔ کہ ان کے خیالات اچھی طرح ہماری جماعت تک پہونچ گئے ہیں۔ اور اگر وہ کسی طرح بھی ماننے کو تیار نہ ہوں۔ اور اپنی ہی بات دہراتے چلے جائیں۔ تو اس کا علاج میرے پاس کوئی نہیں۔ اس کا علاج خدا تعالیٰ ہی کے پاس ہے ؎

رپورٹ میں نقص

ماہ احسان کی ابتدا میں بیرونی مجالس کے قائدین وزعماء کرام کو اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ کہ ان کی رپورٹیں بجائے مجمل ہونے کے معین صورت میں ہونی چاہئیں بعض مجالس نے اس طرف توجہ کی ہے۔ چنانچہ ان کی ماہوار رپورٹوں کو مجموعی رپورٹ میں شامل کیا گیا ہے۔ لیکن بعض مجالس نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسی مبہم رپورٹ نہ ہونے کے برابر ہے۔ اور یوں بھی یہ فقرہ کہ "مریضوں کو دوائی لاکر دی گئی"۔ رپورٹ کہلا کیونکر سکتا ہے۔ جبکہ نہ مریضوں کی تعداد بتائی گئی ہے۔ اور نہ یہ کہ کتنی بار یہ خدمت سرانجام دی گئی۔ اس کی بجائے یوں تحریر کرنا چاہیئے تھا کہ (مثلاً) "عرصہ زیر رپورٹ میں کل ۵ مریضوں کو دوائی لاکر دی گئی۔ پس مجالس کو ایک بار پھر اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ ازراہ کرم آئندہ کے لئے اپنی رپورٹوں سے یہ طرز ہٹا ڈالیں۔ اور اس کی بجائے معین طور پر رپورٹ کیا کریں۔ تا کام کی نوعیت حقیقت اور مقدار کا علم ہوتا رہے۔

آئندہ کے لئے مبہم صورت میں آنے والی رپورٹ کو نہ ہونے کے برابر سمجھا جائے گا۔ مندرجہ ذیل مجالس خاص طور پر اس طرف توجہ کریں۔ گوجرانوالہ۔ لاہور پشاور شہر۔ گجرات۔ کیرنگ۔ دنیا پور ضلع ملتان۔ گوکھووال۔ گھٹیالیاں۔ لائلپور۔ ملتان۔ شملہ

خاکسار [illegible] خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تعلیم و تربیت

سچا مسلمان

چناں زندگی کن کہ با صد عیال - نداری بجز ذات آں ذوالجلال

اسلام ایک فطری اور پاکیزہ مذہب ہے جو اپنے ماننے والوں کو یہ تعلیم نہیں دیتا۔ کہ وہ دنیا کے سب کاموں سے الگ تھلگ ہو کر گوشہ گزینی اختیار کر لیں۔ اور صرف عبادتِ الٰہی میں مصروف رہیں۔ بلکہ وہ یہ تعلیم دیتا ہے کہ بے شک دولت کماؤ۔ شادیاں کرو۔ اور دنیا کے لوگوں سے تعلقات اور میل جول رکھو۔ مگر خدا کو نہ بھولو۔ گویا ایک سچے مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے مولیٰ اور آقا کی اطاعت و فرمانبرداری اور اس کی عبادت کو مقصود بالذات قرار دے اور دنیا کے دھندوں میں خواہ وہ کیسا ہی پھنسا ہوا ہو جب خدا کا حکم آ جائے۔ تو اس کی تعمیل کے لئے اس طرح تیار ہو جائے۔ گویا اسے خدا کے حکم کے مقابلہ میں کوئی کام ہی نہیں ہے۔ اور دنیا کا کام بھی اس طرح کرے کہ

"دست با کار اور دل با یار"

کا مقولہ اس پر صادق آئے۔ جس شخص کی یہ حالت ہو۔ تو وہ سچا مسلمان ہے۔

نماز اور حج اسلام کے پانچ رکنوں میں سے اہم رکن ہیں۔ اور قرآن کریم میں ان کے ذکر میں بیان ہوا ہے۔ کہ نماز اور مناسک حج کی ادائیگی کے بعد اگر تجارت وغیرہ سے فائدہ اٹھایا جائے۔ تو یہ امر عبادت کے منشاء کے خلاف نہیں۔ فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ (جمعہ) اور لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلاً من ربکم (بقرہ) کا یہی منشاء ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ کھیرہ کے ایک شخص نے اسی ذریعہ سے ۲۷ حج کئے۔ حج کرنے جاتے تو تجارت کا مال ساتھ رکھتے بیچتے چلے جاتے اور بیچتے بیچتے واپس آ جاتے۔ اسی طرح اسلام شادی کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اور اختیار دیتا ہے کہ ایک۔ دو۔ تین۔ چار تک نکاح کر لو۔ اور حدیث میں ہے تزوجوا الودود الولود۔ کہ اے مسلمانو! محبت کرنے والی اور اولاد پیدا کرنے والی عورتوں سے شادی کرو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے النکاح من سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی کہہ کر نکاح اور شادی کرنے پر زور دیا۔ اور لا رھبانیۃ فی الاسلام کہہ کر مجردانہ زندگی اختیار کرنے سے روک دیا۔

پس اسلام تجارت یا دیگر ذرائع سے صورتِ معاش پیدا کرنے سے ہرگز نہیں روکتا۔ نہ شادی کرنے اور لوگوں کے ساتھ میل جول رکھنے سے منع کرتا ہے۔ بلکہ اجازت دیتا ہے اور ضروری قرار دیتا ہے۔ کہ انسان بیکار رہ کر دوسروں کا دست نگر نہ ہو۔ اور شادی کے بغیر گناہوں میں مبتلا نہ ہو۔ البتہ اس بات کی پر زور تلقین کرتا ہے کہ خدا کے حکم کو ہر حال میں مقدم کیا جائے۔

اس بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ نہایت ہی بے نظیر ہے۔ آپ زندگی کے ہر شعبہ میں سے گزرے۔ تجارت اور دیگر دنیاوی کاموں میں بھی حصہ لیا۔ مگر آپ کی ہر حرکت وسکون اور آپ کا ہر فعل خدا تعالےٰ کی فرمانبرداری میں تھا۔ اور آپ کی ساری زندگی اسوہ حسنہ ہے۔ کہ کس طرح خدا کے حکموں کو مقدم کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ملاحظہ ہو۔

قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا کان رسول اللہ صلعم یحدثنا ونحدثہ فاذا حضرت الصلوٰۃ کان لم یعرفنا ولم نعرفہ۔ یعنی حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آتے اور ہم سے باتیں کرتے۔ اور ہم آپ سے باتیں کرتیں۔ لیکن جب نماز کا وقت ہوتا۔ تو آپ تشریف لے جاتے۔ اور ہمیں یوں چھوڑ جاتے۔ گویا آپ ہمارے واقف ہی نہیں اور نہ ہم آپ کی واقف ہیں۔

ایک روایت میں ہے۔ کہ ایک رات آپ کی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھی۔ کچھ حصہ رات کا گزر گیا۔ تو حضرت عائشہ رضؓ کی آنکھ کھلی۔ دیکھا آپ موجود نہیں۔ حضرت عائشہ رضؓ کو شبہ ہوا۔ کہ شاید آپ کسی اور بیوی کے ہاں چلے گئے ہیں۔ اس نے اٹھ کر ایک کے گھر میں دیکھا۔ مگر آپ نہ ملے۔ آخر دیکھا کہ آپؐ ایک میدان میں سجدہ کی حالت میں رو رہے ہیں۔

سبحان اللہ کیسی پاک زندگی ہے اور کیسا پاک نمونہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مولیٰ اور آقا کی آواز پر ہر وقت لبیک کہتے تھے۔ اور خدا کی عبادت سے ایک دم غافل نہ ہوتے تھے۔ یہ تو مثال کے طور پر ذکر ہے۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی دیکھی جائے تو ثابت ہوگا آپ کا ہر ایک لمحہ اور ہر وقت خدا کی یاد میں گزرتا تھا۔ خدا کے حکموں کے تابع کٹتا تھا اور آپ کے سارے کام ابتغاءً لوجہ اللہ ہوتے تھے۔ قرآن کریم نے آپ کی اعلیٰ درجہ کی مجاہدانہ زندگی کو بطور نمونہ پیش کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا قل ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین (انعام)۔ یعنی کہہ دو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔ اور حکم ماننے میں میں اول نمبر پر ہوں۔ اس آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل کو بطور نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ کہ دیکھ لو خدا کا رسول کس طرح خدا کے حکم کو مقدم کرتا ہے۔ اور فرمانبرداری کی صف میں اول نمبر پر کھڑا ہے۔ یہی حقیقت اسلام ہے جو ہر سچے مسلمان میں پائی جانی چاہیئے۔

موجودہ زمانہ میں جبکہ عام لوگوں کے لحاظ سے مسلمانی نام کی رہ گئی۔ اور حقیقتِ اسلام جاتی رہی۔ خدا تعالےٰ نے اپنے بندوں پر رحم فرما کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ کا کام قرار دیا ہے

چو دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلمان باز کردند

یعنی آپ نام کے مسلمانوں کو حقیقی مسلمان بنائیں گے۔ لہٰذا بعثت کی اس غرض کے پیش نظر جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ خود بھی اپنے اندر حقیقی اسلام پیدا کرے اور دوسروں کو بھی سچا مسلمان بنائے۔

خاکسار قمر الدین قادیان

سالانہ رپورٹ بھجوائی جائے

ضلع گورداسپور۔ ہوشیار پور۔ جالندھر۔ لدھیانہ۔ سرگودھا۔ ریاست جموں کے وہ تمام ایڈڈ (Aided) پرائمری سکولز جو نظارت تعلیم و تربیت قادیان کی عمومی نگرانی میں کام کرتے ہیں وہ مہربانی کر کے اپنی سالانہ رپورٹ جلد بھجوا دیں۔ ناظر تعلیم و تربیت

نفع مند کام پر روپیہ لگانے کا موقع

جو دوست اپنا روپیہ کسی نفع مند کام پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ ایسا روپیہ جائیداد کی کفالت پر لگایا جائے گا۔ جو ہر طرح سے محفوظ رہے گا۔ اور نفع لاتا رہے گا۔ ناظر بیت المال قادیان

جماعت احمدیہ کے گذشتہ ہفتہ کے اہم واقعات

(۱) ہفتہ زیر رپورٹ میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو چند روز دردِ شکم کی شکایت رہی پھر بفضلہ تعالیٰ طبیعت اچھی ہوگئی۔ ایک دن تلی کی شکایت ہوگئی۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی ابھی دہلی ہی میں تشریف فرما ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ میں خدا کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔ مولوی عبدالسلام صاحب عمر کشمیر سے واپس آگئے ہیں۔ ان کی طبیعت اب اچھی ہے۔

(۲) ناظر صاحب بیت المال کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ "نظام بیت المال" کے صفحہ ۲۵ پر شق ع۳ کے مقابل میں بیزہ فنڈ کے بعد جو الفاظ ہیں وہ "قلمزن" کر دیئے جائیں۔

نظارت تعلیم و تربیت میں جن جماعتوں کی طرف سے ماہ مئی و جون ۱۹۴۱ء کی رپورٹیں موصول ہوئیں۔ ان کے نام اس ہفتہ کے روزنامہ "الفضل" میں شائع کئے گئے ہیں۔ ایسا ہی آئندہ بھی جو جماعتیں ہر ماہ کی دس تاریخ تک ماہوار رپورٹ مرکز میں بھیج آ کریں گی۔ ان کے نام شائع کئے جائینگے۔

اس ہفتہ ان موصیوں کی وصایا کی منسوخی کا اعلان کیا گیا۔ جن کے ذمہ چھ ماہ سے زائد بقایا تھا۔ یا جنہوں نے حصہ آمد کی وصیت نہیں کی تھی۔

دفتر تحریک جدید کی طرف سے ان اصحاب کے نام شائع کئے گئے۔ جنہوں نے سال ہفتم کے وعدے پورے کر دیئے ہیں۔

(۳) امسال جامعہ احمدیہ قادیان سے پنجاب یونیورسٹی کے امتحان مولوی فاضل میں ۲۰ طلباء شامل ہوئے تھے۔ جن میں سے گیارہ پاس ہوئے ہیں۔ جامعہ احمدیہ کا ایک طالب علم مقبول احمد ۴۲۰ نمبر حاصل کر کے یونیورسٹی میں دوم رہا ہے۔ اول رہنے والے طالب علم کے ۴۲۱ نمبر ہیں۔

(۴) اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب چونکہ شملہ سے دورہ پر روانہ ہونے والے ہیں۔ اور دورہ میں کسی جگہ ان کا قیام لمبے عرصہ کے لئے نہیں ہوگا۔ اس لئے ڈاک کا کوئی مستقل پتہ نہیں ہوگا۔ دورہ کے اختتام پر جناب چوہدری صاحب اپنے موجودہ عہدہ کا چارج دیں گے۔ اور شروع اکتوبر میں اپنے نئے عہدہ یعنی فیڈرل کورٹ کی ججی کا چارج لے لیں گے۔ ۷ر اکتوبر کے بعد آپ کا پتہ:۔ بنگلہ ۸ پارک روڈ نئی دہلی ہوگا۔ دورہ شروع ہونے سے ۷ر اکتوبر تک چوہدری صاحب ڈاک کا جواب نہ دے سکیں گے۔ احباب مطلع رہیں۔

(۵) اس ہفتہ روزنامہ "الفضل" میں حسب ذیل اہم مضامین شائع کئے گئے ہیں۔ (۱) غیر مبایعین مخالفین احمدیت کی صف میں۔ (۲) بچوں کی تعلیم و تربیت کے چند اصول۔ (۳) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک صریح فیصلہ اور جناب مولوی محمد علی صاحب۔ (۴) حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے حالات، عقائد اور مقاصد بعثت۔ (۵) حقیقت بروز (۶) آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق ایک رؤیا جو ۲۷ سال کے بعد پورا ہوا۔ (۷) پیشگوئیاں اور معجزات کے متعلق چند اصولی باتیں۔ (۸) روحانی طیور اور ان کا طیران۔

علاوہ ازیں ادارہ "الفضل" کی طرف سے حسب ذیل مضامین لکھے گئے۔ (۱) انگریزوں کی مروجہ تعلیم کے نتائج۔ (۲) اناجیل کی تاریخی حیثیت۔ (۳) احرار کی تازہ شرارت اور جماعت احمدیہ (۴) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات میں حکومت برطانیہ کی تعریف اور اخبار "زمیندار"۔ (۵) احرار کی پریشان خیالی اور اس کی وجہ (۶) تشدد اور ہندو صاحبان (۷) جنگ کے متعلق اسلام کا پیش کردہ نظریہ (۸) روس میں عبرتناک تباہی و بربادی۔

(۶) نیز مختلف نظارتوں کے اعلانات۔ رپورٹ ہائے تبلیغی۔ تقرر عہدیداران جماعت اور سیدنا حضرت امیرالمومنین ۹۴

خدا کے موعود خلیفہ کے حضور ایک مخلص کے مخلصانہ جذبات

ایک مخلص دوست جن کا گذارہ روزانہ مزدوری پر ہے۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بے انت انعام و اکرام کی دعائیں کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے عاجز پر دس افراد کے اخراجات کا بوجھ رکھا ہے۔ کاروبار کی یہ حالت ہے۔ کہ کئی دن گذر جانے پر بھی بعض اوقات چار آنہ کا کام نہیں ملتا۔ اس بھیانک بے کاری کے باعث بہت سے دینی کام سرانجام دینے سے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ حضور نے جس سال تحریک جدید کا اعلان فرمایا۔ اس سال اپنے اور اپنی اہلیہ کے دس روپے پیش کئے تھے۔ کچھ دن بعد میری اہلیہ اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور عاجز دوسرے تیسرے چوتھے سال کچھ بھی ادا نہ کر سکا۔ مگر دل میں یہ عہد تھا۔ کہ اکٹھا چندہ ادا کر دونگا۔ بلکہ دل میں یہاں تک فیصلہ کر رکھا تھا۔ کہ دسویں سال تک اکٹھا ادا کر دونگا۔ مگر جب پانچواں سال چڑھا۔ اور حضور کا پانچویں سال کا خطبہ پڑھا۔ تو خطبہ کیا تھا اس نے میری مردہ روح کی زندگی کے جام کو لبالب بھر دیا۔ میرے دل نے نفس کو ملامت کی۔ کہ اے بندے! تو نے تو موعود خلیفہ کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر جان۔ مال اور اولاد راہ خدا میں دینے کا عہد کیا تھا اب اس بات کی آڑ لے کر بیٹھا ہے۔ کہ اگر کاروبار چلا۔ تو دونگا۔ جب سال گذرا تو پھر کہدیا۔ کہ اگلے سال دونگا۔ مان لیا کہ بے روزگاری نے تجھے پریشان کر رکھا ہے مگر جو کچھ تیرے گھر میں ہے۔ اسے بھی تو اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ اور وہ بھی اسی کا دیا ہوا ہے۔ پھر یہ کہنا کہ جب اللہ تعالیٰ نئی آمد عطا کریگا۔ تو دونگا۔ اور ہر سال اپنے آقا کے فرمان کو آئندہ پر ملتوی کر دینا کہاں کی عقلمندی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ معاف کرے تو اس کی رحمت اور برکت ہے۔ وہ غیر محدود رحمتوں کا مالک ہے۔ نیز دل میں یہ گزرا کہ یہ تو ابھی مالی مطالبہ ہے۔ تو اسکے لئے ہی کہہ رہا ہے۔ کہ اس سال نہیں اگلے سال دونگا۔ پھر جب نیا سال آیا تو کہہ دیا کہ اگلے سال دونگا۔ اگر جان کا مطالبہ ہوا۔ تو اس وقت کیا جواب دیگا۔ اور کیا عذر کریگا۔ عاجز نہایت شرمندہ ہوا۔ پس حضور کے اس خطبہ نے عاجز کے اندھے دل کو بصیرت عطا فرما دی۔ اور گھر جا کر اس وقت ایک طلائی زیور لے کر فروخت کیا۔ سارا حساب اضافہ کے ساتھ ادا کر دیا۔ اور چھٹے سال پندرہ روپے کا وعدہ کیا۔ جب سال کا آخر آیا۔ تو ایک اور زیور فروخت کر کے ادا کر دیا۔ ساتویں سال میں سولہ روپے کا وعدہ کیا۔ اور جب حضور کا فرمان ملا کہ ۳۱ر مئی تک ادائیگی السابقون میں داخل کر دیتی ہے۔ تو از حد کوشش کی مگر ادا نہ کر سکا۔ دل میں آیا۔ بال بچے اور گھر بار جو ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کا مال ہے۔ اگر یہ بھوکے پیاسے رہیں تو رہیں۔ عاجز نے ایک اور چیز فروخت کر کے جون میں ساتویں سال کا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ (وہ جواب تک ساتویں سال کا چندہ نہیں دے سکے۔ وہ ایک مزدور کی حالت پر نظر کریں اور ۳۱ر جولائی سے آگے اپنے وعدہ کو بڑھنے نہ دیں) اب توکل علی اللہ سترہ روپے کا وعدہ سال ہشتم کیلئے پیش حضور ہے۔ حضور! خاکسار کا دفتر عصیاں بہت طویل ہے جس کے سبب موسم خزاں آیا ہوا ہے۔ اور دینی خدمات میں پیچھے ہو رہا ہوں۔ دارالامان کی پاک بستی اور شعائر اللہ کی زیارت کیلئے سال ہا سال گذر جاتے ہیں۔ دل میں تڑپ اور شدید خواہش رہتی ہے۔ مگر کمزوری سد راہ رہتی ہے۔ کوئی خوبی اپنے میں ہے نہیں۔ مگر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں ہی ہیں جو عاجزوں کو کامیاب کرینگی۔ پس اے مسیح پاک کے برگزیدہ خلیفہ! خدا کے حضور ہم جیسے کمزور۔ ناتوان۔ بے بس اور بیکس اور بے پروں کے لئے بھی دعا کر۔ کہ وہ گناہوں پر بخشش کی قلم پھیر دے۔ اور اپنی رضاء کے مقام پر رکھے۔ آمین۔

وہ جو باوجود معقول آمد رکھنے کے تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہونے سے پہلو تہی کرتے ہیں وہ اس مخلص اور مزدور کی آواز جو قریباً بارہ پندرہ روپیہ ماہوار سے زیادہ نہیں کما سکتا پر کان دھریں۔ اسکی قربانی اور اخلاص سے سبق حاصل کریں۔ اور اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے اپنے مالوں کو راہ خدا میں قربان کر دیں۔ تا ایکی رحمتوں اور فضلوں کے وارث ہوں۔

(برکت علی خان فنانشل سکریٹری تحریک جدید)

(۷) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ دستی یا بذریعہ خطوط بیعت کر کے داخل سلسلہ احمدیہ ہونیوالے اصحاب کی فہرست شائع کی گئی۔ اندرون ہند کے بیعت کنندگان کی اسوقت تک شائع شدہ تعداد ۲۰۵۷ اور بیرون ہند کی ۲۲ ہے۔ اللھم زد فزد

ہفتۂ جنگ کے اہم واقعات

روس اور جرمنی کی جنگ

جرمنی اور روس کی جنگ پر ایک ماہ گزر چکا ہے۔ اس عرصہ میں جرمن فوجیں قریباً پونے چار سو میل روسی علاقہ میں گھس آئی ہیں۔ گویا ان کی روزانہ پیشقدمی کی رفتار بارہ تیرہ میل ہے۔ اس اثنا میں روسی مزاحمت میں مزید شدت پیدا ہو چکی ہے اور جرمنوں کو اعتراف ہے کہ انہیں سخت نقصانات اٹھانا پڑ رہے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ جرمن لینن گراڈ۔ ماسکو اور کیف کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ بلکہ کیف پر تو وہ قبضہ کے مدعی ہیں۔ لیکن روسی موٹر دستے اور ہوائی جہاز بڑی سختی کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں۔ اس ہفتہ میں جرمن طیاروں نے دو بار ماسکو پر حملے کئے مگر کوئی زیادہ نقصان نہ پہنچا سکے۔ روسیوں نے اس شہر کے گرداگرد ہوا مار توپوں کے بارہ حلقے قائم کر رکھے ہیں۔ ٹینکوں اور توپوں کے متعدد ڈویژن بھی جمع کر دئیے ہیں۔ روسی ہوائی جہاز رومانیہ کے تیل کے کارخانوں اور چشموں کو بہت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ پلوئشٹی میں تیل صاف کرنے والے ایک کارخانے میں بیس کروڑ لیرا کا نقصان ہوا ہے۔ پٹرول کے اٹھارہ ٹینک تباہ کر دئیے گئے۔ اور دو لاکھ ٹن پٹرول ضائع ہو گیا۔ یہ نقصانات اس قدر شدید ہیں کہ کہا جاتا ہے۔ اگر مرمت کا سامان فوراً مہیا ہو جائے۔ تو بھی مرمت پر چھ ماہ کا عرصہ لگے گا۔ روس کے محکمہ اطلاعات نے جنگ کا ایک ماہ پورا ہونے پر یہ اعلان کیا ہے کہ اس ایک مہینہ کی جنگ میں ۲۳ لاکھ جرمن ہلاک اور مجروح ہوئے ہیں۔ اور گیارہ لاکھ کے قریب قیدی بنائے گئے ہیں۔ ۵۸۷۶ جرمن طیارے اور سات اور آٹھ ہزار کے درمیان ٹینک تباہ و برباد کئے گئے ہیں۔ ۸۰ جرمن آب دوزیں ۱۴ مال بردار جہاز ۱۳ فوج بردار جہاز۔ ۴۷ موٹر کشتیاں اور آٹھ تباہ کن جہاز بحیرہ بالٹک اور بحیرہ اسود میں غرق کر دئیے گئے ہیں۔ اس کے بالمقابل جرمن ہائی کمانڈ کا بیان ہے۔ کہ اس ایک ماہ کی جنگ میں روس کے پندرہ لاکھ سپاہی ہلاک اور مجروح ہو چکے ہیں۔ ۵۸۷۳ طیارے تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ اور سات ہزار روسی ٹینک بھی برباد کر دئیے گئے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ جرمن فوجیں روس پر بہت سخت حملے کر رہی ہیں۔ لیکن ان کی مزاحمت بھی شدید ہو رہی ہے۔ یوں سمجھئے کہ خوفناک سمندر کی طوفانی موجیں بڑے زور سے اٹھتی ہیں۔ مگر ایک پہاڑ کے ساتھ جا کر ٹکراتی اور رک جاتی ہیں۔ کہیں کہیں سے پہاڑ کے کچھ حصے ٹوٹتے اور گرتے ہیں۔ کہیں سے کوئی چٹان سرک جاتی ہے۔ اور کسی مقام پر کسی درہ میں سے لہریں آگے بھی گزر جاتی ہیں۔ مگر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ پہاڑ ختم ہو جائے گا یا اگر ختم ہوگا تو کب۔

سمولنسک پر بھی جرمن اپنا قبضہ بیان کرتے ہیں۔ مگر روسی اس سے منکر ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ اس شہر پر جو لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ ان میں دو لاکھ جرمن فوج موت کے گھاٹ اتار دی گئی ہے۔ اور کئی ہزار ٹینک توڑ پھوڑ دئیے گئے ہیں۔ لندن ٹائمز کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ سمولنسک پر جرمنوں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ یہ شہر ماسکو سے تین سو میل کے فاصلہ پر ہے اور کئی نہروں کا مقام اتصال ہے۔ جو بحیرہ اسود کو بحیرہ بالٹک سے ملاتی ہیں یہ نہریں دریاؤں کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور ان میں چھوٹے چھوٹے جنگی جہاز بھی چل سکتے ہیں۔ سٹالن لائن بھی اس علاقہ میں واقع ہے۔ اسی طرح کی کچھ نہریں لینن گراڈ کے علاقہ میں ہیں۔ جو بحیرہ بالٹک کو بحیرہ شمالی سے ملاتی ہیں یہ تمام نہریں بہت فوجی اہمیت رکھتی ہیں۔ روس میں چونکہ ریلوں کا انتظام تسلی بخش نہیں۔ اس لئے ان نہروں سے ہی جنگی سامان ادھر ادھر پہنچایا جاتا ہے۔ اور اگر ان نہروں پر جرمن قبضہ ہو گیا۔ تو روس کو بہت نقصان پہنچے گا۔ یہی وجہ ہے کہ کہا جاتا ہے۔ کہ روسیوں نے ان نہروں کی حفاظت کے لئے بارہ ہزار ہوائی جہاز لگا رکھے ہیں۔ لینن گراڈ اور ماسکو انہی نہروں کے جال میں محفوظ ہیں جنہیں قبضہ میں لینے کے لئے جرمنوں کو سخت جدوجہد کرنی پڑے گی۔ اور ممکن ہے یہی جدوجہد جرمن طاقت کا خاتمہ کر دے۔

روس اور پولینڈ

۱۹۳۹ء میں جب جرمنی کی شہ پا کر روس نے پولینڈ پر حملہ کیا تھا۔ تو تین لاکھ پولش فوجی قیدی بنائے گئے تھے۔ اب معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کی کوششوں سے روس اور پولینڈ میں سمجھوتہ ہوا ہے۔ جس کے رو سے یہ سپاہی رہا کر کے مشرق قریب کی حفاظت کے لئے بھیج دئیے جائیں گے۔ جہاں ان کی کمان برطانوی افسروں کے ہاتھ میں ہوگی۔ اسی ضمن میں ایک معاہدہ روس اور برطانیہ میں بھی ہوا ہے۔

ترکی اور جرمنی

اس ہفتہ کی ایک اور خبر جو زیادہ اہم سمجھی جاتی ہے یہ ہے کہ ترکی کی یورپین سرحد پر بلغاروی افواج جمع ہو رہی ہیں۔ ترک مدبرین کے نزدیک یہ اقدام گویا دردانیال اور باسفورس پر حملہ کا ایک الارم ہے۔ جس سے ترکی کو مرعوب کرنا اور اسے اعصابی جنگ کا شکار بنانا مقصود ہے۔ بلغاروی فوج کے ۱۶ ڈویژن جمع کر دئیے گئے ہیں۔ مگر ترکی حلقوں کا خیال ہے کہ دردانیال پر حملہ کے لئے یہ فوج کافی نہیں ہو سکتی۔ تاہم اس قسم کی خبریں آ رہی ہیں کہ جرمن دردانیال پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ کا بیان ہے۔ کہ امریکن گورنمنٹ کی اطلاع یہ ہے کہ جرمنی یورپ کی باقی آزاد سلطنتوں کو بھی ہڑپ کرنا چاہتا ہے۔ اور یہ صرف ترکی و سپین پرتگال اور سوئٹزرلینڈ ہیں۔

جرمنی اور برطانیہ پر ہوائی حملے

جرمنی کے برطانیہ پر ہوائی حملے اس ہفتہ بھی نہ ہونے کے برابر رہے۔ جرمن ہوائی جہازوں نے کوئی قابل ذکر کارروائی نہیں کی۔ اکا دکا جہاز آ کر کسی ایک آدھ ساحلی شہر پر معدودے چند بم گرا کر بھاگ جاتے رہے مگر جرمنی پر برطانوی طیاروں کی بمباری میں ہر آن شدت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ چنانچہ اس ہفتہ بھی راٹرڈم۔ آسٹنڈ۔ کولون۔ شیربورگ وغیرہ اہم مقامات پر زبردست بمباری ہوئی۔ راٹرڈم پر ایک حملہ کے وقت شہریوں نے نعرے لگائے۔ اور برطانوی جہازوں کو اشارے کئے۔ جرمنوں نے بھی اس کا اعتراف کر لیا ہے۔ اور ایسا کرنے والوں کو سنگین سزاؤں کی دھمکی دی ہے۔ مسٹر چرچل نے ایک تازہ بیان میں کہا ہے کہ صرف چند ہفتوں میں ہم اتنے بم جرمنی پر برسا چکے ہیں جتنے اس نے ساری جنگ میں مظلوم ممالک پر برسائے۔ یکم مئی ۱۹۴۱ء سے لے کر ۵۷ دنوں باون مقامات پر دس دس حملے کئے گئے اور آٹھ مقامات پر دس سے لے کر بیس تک۔ ۱۲ مارچ سے ۱۴ جولائی تک بحیرہ شمالی رود بار۔ اور خلیج بسکے میں برطانوی ہوائی جہازوں نے دشمن کے ۱۸۱ جہاز غرق کر دئیے اور ۱۰۵ کو نقصان پہنچایا۔

جاپان کی فوجی تیاریاں

اس ہفتہ کا ایک اور اہم واقعہ جاپان کی حکومت میں تبدیلی ہے پہلی وزارت مستعفی ہو گئی۔ اور اس کی جگہ نئی وزارت بنی۔ اس میں فوجی عنصر زیادہ ہے۔ اس حکومت نے عام لام بندی کا حکم دیدیا ہے۔ اور محفوظ فوجیوں کو بھی طلب کر لیا ہے۔ موٹر لاریاں اور دوسرا سامان ٹرانسپورٹ بڑی سرگرمی سے جمع کیا جا رہا ہے۔ منگولیا اور سائبیریا کی طرف فوجیں نقل و حرکت کر رہی ہیں۔ جاپانی وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ اٹلی اور جرمنی کے ساتھ جو معاہدہ ہو چکا ہے اس کی پوری پوری پابندی کی جائے گی۔ اور کہ جاپان کی خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ جاپانی اخبار برطانیہ اور امریکہ پر حملے کر رہے ہیں۔ اور لکھتے ہیں کہ برطانیہ ہندچینی پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ مسٹر ایڈن برطانیہ کے وزیر خارجہ اس افواہ کی تردید کر چکے ہیں عام خیال یہ ہے کہ جاپان خود ہندچینی میں مراعات چاہتا ہے۔ اور اس وجہ سے وہ

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمالیں

ذیل میں ان احباب کے اسماء کی فہرست درج ہے۔ جن کا چندہ "الفضل" ۲۰ اگست ۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ تمام احباب اچھی طرح نوٹ فرمالیں۔ کہ اگر ان کی طرف سے ۱۰ اگست ۴۱ء تک چندہ وصول نہ ہوا۔ یا ادائیگی کے متعلق کوئی اطلاع نہ پہنچی۔ تو ان کے نام گیارہ اگست کو وی۔پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ ہم دوستوں کی خدمت میں بارہا بصد منت وسماجت عرض کر چکے ہیں کہ اگر وی۔پی وصول نہ کرنا ہو۔ تو دفتر کو قبل از وقت اطلاع دے دی جائے تا دفتر وی۔پی کے خرچ سے بچ جائے۔ لیکن افسوس بعض احباب پر ہماری التجاؤں کا کوئی اثر نہیں۔ وہ نہ خط لکھیں گے۔ نہ بروقت ادائیگی کریں گے۔ اور جب وی۔پی جائیگا۔ تو اسے بھی وصول نہ کریں گے۔ لیکن اگر اس کے نتیجہ میں پرچہ روک دیا جائے۔ تو پھر گلہ وشکوہ کا باب کھول دیں گے۔ موجودہ حالت میں یہ باتیں قطعاً ناقابل برداشت ہیں۔ کیا ایسے احباب خدارا اس طریق عمل کو ترک نہ فرمائیں گے؟ مینجر

۹۱ - چودھری غلام احمد صاحب
۱۳۶ - میاں محمد شریف صاحب
۱۶۱ - پیر حاجی احمد صاحب
۲۱۳ - محمد عثمان صاحب
۲۵۵ - منشی عنایت علی صاحب
۳۲۹ - نواب اکبر یار جنگ صاحب
۴۷۰ - چودھری مولا بخش صاحب
۴۹۳ - مولوی عمر الدین صاحب
۸۴۴ - مولوی سراج الحق صاحب
۸۷۰ - ملک برکت اللہ صاحب
۹۲۷ - بابو عبید اللہ صاحب
۹۷۹ - خوشی محمد صاحب
۱۶۰۶ - ڈاکٹر محمد سعید صاحب
۱۶۱۰ - مولوی محمد الیاس الدین صاحب
۱۶۷۱ - عبدالغفار صاحب
۱۷۰۹ - ماسٹر شیر عالم صاحب
۱۸۹۲ - مولوی محمد حسین صاحب
۲۰۴۵ - ایم محمد عظیم صاحب
۲۳۷۶ - ایم عبدالرشید صاحب
۲۵۴۶ - سید صادق علی صاحب
۲۵۵۴ - محمد یوسف صاحب
۲۷۴۰ - چودھری عطا محمد صاحب
۲۸۷۱ - خان بہادر ملک صاحب خان صاحب نون
۳۲۲۱ - چودھری غلام احمد صاحب

۳۶۸۳ - خان بہادر چودھری نعمت خان صاحب
۳۸۴۲ - شیخ رفیع الدین صاحب
۴۳۳۱ - ایم سونمبر خان صاحب
۴۴۱۶ - محمد حسین صاحب
۴۴۲۳ - منشی کریم بخش صاحب
۴۷۵۹ - حافظ عبدالسلام صاحب
۴۸۰۰ - ڈاکٹر عبدالوحید صاحب
۴۸۶۰ - امام بخش صاحب
۴۸۸۵ - ڈاکٹر عبدالکریم صاحب
۵۳۸۸ - محمد الدین صاحب
۵۴۶۸ - ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب
۵۵۲۱ - چودھری بشیر احمد صاحب
۵۶۸۲ - عبدالشکور صاحب
۵۸۳۴ - ڈاکٹر اعظم علی صاحب
۵۸۴۹ - چودھری علی بخش صاحب
۶۱۸۶ - ہیڈ جمعدار محمد خان صاحب
۶۳۲۷ - کریم بخش صاحب
۶۵۱۱ - ایم غلام مصطفٰے صاحب
۶۷۲۶ - حبیب الرحمٰن صاحب
۶۷۴۵ - غلام سرور صاحب
۶۷۶۷ - بابو احمد اللہ خان صاحب
۶۸۸۱ - ننھے خان صاحب
۶۹۴۰ - سلطان علی صاحب
۷۱۵۰ - چودھری عنایت اللہ صاحب

۷۱۶۰ - ایم مصاحب خان صاحب
۷۲۱۴ - محمد عبدالسمیع صاحب
۷۵۲۷ - چودھری عنایت اللہ صاحب
۷۵۴۲ - عبدالحمید صاحب
۷۷۸۷ - میاں عطاء اللہ صاحب
۷۹۲۰ - مخدوم محمد افضل صاحب
۷۹۵۲ - احمد حسین سعید صاحب
۸۰۷۵ - رشید احمد صاحب
۸۲۴۲ - ملک فیروز الدین صاحب
۸۳۲۷ - حکیم میر سعادت علی صاحب
۸۴۵۹ - سید وزارت حسین صاحب
۸۴۷۶ - ڈاکٹر فضل کریم صاحب
۸۵۰۹ - محمد اکمل صاحب
۸۶۴۲ - شیخ محمد حسین صاحب
۸۶۴۷ - قادر بخش صاحب
۸۸۶۱ - ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۸۸۸۱ - چودھری غلام محمد صاحب
۹۱۷۰ - خادم علی صاحب
۹۱۷۱ - ای۔ احمد صاحب
۹۲۲۶ - حاجی محمد صاحب
۹۲۴۷ - بابو عطاء اللہ صاحب
۹۲۷۳ - ملک شیر محمد صاحب
۹۳۰۹ - قمر الدین صاحب
۹۳۱۶ - غلام احمد صاحب
۹۳۵۱ - بابو شکر الٰہی صاحب
۹۳۸۵ - ڈاکٹر غلام قادر صاحب
۹۴۴۳ - محمد صاحب حکیم

۹۴۵۵ - مرزا عبدالحق صاحب
۹۴۶۰ - بشیر احمد صاحب
۹۸۷۴ - عبداللہ صاحب
۹۸۸۷ - چوہدری فضل احمد صاحب
۹۸۹۳ - منشی کرم الدین صاحب
۹۹۲۳ - مولوی سید ابوالہاشم صاحب
۹۹۵۴ - منشی برکت علی صاحب
۹۹۶۴ - آئی اے حکیم صاحب
۱۰۰۳۴ - حبیب اللہ خان صاحب
۱۰۰۳۷ - چودھری محمد شریف صاحب
۱۰۰۴۳ - صدیق احمد خان صاحب
۱۰۱۰۷ - یگانہ ملک محمد شفیع صاحب
۱۰۱۳۱ - محمد رمضان احمد صاحب
۹۵۶۹ - محمد حسین صاحب
۱۰۱۶۳ - عبدالکریم خان صاحب
۱۰۱۷۸ - ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
۱۰۱۹۳ - ڈاکٹر اے۔ اے بشیری
۱۰۲۰۶ - چودھری محمد سعید صاحب
۱۰۲۸۱ - منور احمد صاحب
۱۰۲۸۴ - چودھری سلطان علی صاحب
۱۰۲۹۴ - سید نور حسین شاہ صاحب
۱۰۳۱۱ - شیخ نواب الدین صاحب
۱۰۳۲۵ - ڈاکٹر لال الدین صاحب
۱۰۳۳۲ - ایم۔ ایل بارکر صاحب
۱۰۳۷۶ - ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب
۱۰۵۸۴ - چودھری احمد مختار صاحب
۱۰۶۸۲ - ڈاکٹر ظفر حسن صاحب
۱۰۷۷۴ - غلام حیدر صاحب
۱۰۷۹۶ - غلام رسول صاحب
۱۰۸۰۳ - چودھری محمد یعقوب صاحب
۱۰۸۰۷ - منشی دانشمند صاحب
۱۰۸۲۳ - بشیر احمد صاحب
۱۰۸۴۵ - محمد شریف صاحب
۱۰۸۸۸ - رحمت اللہ صاحب
۱۰۹۲۰ - میر حمید اللہ صاحب
۱۰۹۳۷ - سکرٹری صاحب
۱۰۹۸۰ - عبدالمجید صاحب
۱۱۰۵۵ - چودھری غلام محمد صاحب
۱۱۰۷۱ - مولا بخش صاحب
۱۱۲۹۴ - ملک عمر علی صاحب
۱۱۳۰۱ - محمد حسین صاحب

۱۱۳۰۶ - سیٹھ حاجی الیاس صاحب
۱۱۳۹۸ - ایم۔ اے بیگم صاحبہ
۱۱۴۳۴ - فتح محمد صاحب
۱۱۵۰۷ - محمد سرور درانی صاحب
۱۱۵۱۲ - سیٹھ حاجی علی محمد صاحب
۱۱۵۴۵ - شیخ احمد علی صاحب
۱۱۵۶۴ - ایم محمد عثمان صاحب
۱۱۵۷۹ - محمد بخش صاحب
۱۱۶۱۹ - منشی فیروز الدین صاحب
۱۱۶۴۱ - فوٹو سرورس کمپنی
۱۱۸۶۷ - محمد یوسف صاحب
۱۱۸۶۸ - میر امان اللہ صاحب
۱۲۰۲۸ - بابو عمر الدین خان صاحب
۱۲۱۰۳ - ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۱۲۱۷۶ - چودھری علی اکبر صاحب
۱۲۲۰۴ - بابو قاسم الدین صاحب
۱۲۲۰۶ - خواجہ محمد عثمان صاحب
۱۲۲۵۵ - میاں محمد شفیع صاحب
۱۲۲۹۳ - حکیم محمد یعقوب صاحب
۱۲۳۴۹ - ڈاکٹر سعید احمد صاحب
۱۲۳۶۹ - ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۷۰ - صفیہ بیگم صاحبہ
۱۲۴۹۲ - چودھری نواب الدین صاحب
۱۲۵۵۹ - خواجہ نظام الدین صاحب
۱۲۵۹۰ - محمد الدین صاحب
۱۲۶۰۴ - چودھری حمید اللہ صاحب
۱۲۶۲۳ - محمد شریف صاحب
۱۲۶۷۰ - حاجی محمد صدیق صاحب
۱۲۶۸۸ - محمد شفیع صاحب
۱۲۷۰۸ - محمد علی صاحب
۱۲۷۸۱ - خواجہ محمد صدیق صاحب
۱۲۷۸۳ - مرزا محمد صادق صاحب
۱۲۸۰۳ - بابو عبدالجلیل صاحب
۱۲۸۰۷ - بابو شمس الدین صاحب
۱۲۸۱۳ - ڈاکٹر محمد زبیر صاحب
۱۲۸۳۱ - میر احسان اللہ صاحب
۱۲۸۴۸ - شیخ ظہور الدین صاحب
۱۲۸۵۴ - بابو برکت اللہ صاحب
۱۳۰۱۳ - ایم نصیر الحق صاحب
۱۴۰۹۳ - منز اللہ داد خان صاحب
۱۴۰۹۶ - شیخ محمد ابراہیم صاحب
۱۴۱۸۸ - میجر ممتاز یار دولہ صاحب
۱۴۱۹۵ - عبدالحق صاحب
۱۴۲۱۰ - محمد عارف صاحب

۱۴۲۱۷ - چودھری عزیز الدین احمد صاحب
۱۴۲۲۶ - محمد عبداللہ صاحب
۱۴۲۳۲ - چودھری احمد جان صاحب
۱۴۲۵۳ - ایم۔ احمد صاحب
۱۴۲۸۵ - چودھری رحمت خان صاحب
۱۴۳۰۶ - ،، نادر علی صاحب
۱۴۳۲۵ - مسٹر نفیس الحق صاحب
۱۴۳۳۲ - سید محمد عبدالہادی صاحب
۱۴۴۸۷ - شیر محمد صاحب
۱۴۴۹۱ - چودھری غلام مرتضیٰ صاحب
۱۴۵۰۳ - شیخ کریم بخش صاحب
۱۴۵۲۳ - مسٹر منظور احمد صاحب
۱۴۵۲۹ - شیخ مولا بخش صاحب
۱۴۵۸۱ - میاں بشیر احمد صاحب
۱۴۵۸۲ - میاں غلام سرور صاحب
۱۴۵۸۳ - منشی برکت علی صاحب
۱۴۵۹۷ - ایس۔ ایم زکریہ صاحب
۱۴۵۹۹ - خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۴۶۰۱ - حکیم عبدالصمد صاحب
۱۴۶۲۵ - نظیر بیگم صاحبہ
۱۴۶۲۷ - عبدالسلام صاحب
۱۴۶۳۰ - عبدالرزاق صاحب
۱۴۶۳۵ - ڈاکٹر علیم الدین صاحب
۱۴۶۵۶ - ماسٹر احمد خان صاحب
۱۴۶۹۴ - میاں غلام احمد خان صاحب
۱۴۶۷۷ - ملک غلام محمد صاحب
۱۴۶۸۸ - جی۔ یو صوفی صاحب
۱۴۶۹۸ - چودھری فضل الٰہی صاحب
۱۴۷۰۰ - محمد سعید صاحب
۱۴۷۰۸ - بابو محمد الطاف صاحب
۱۴۷۱۰ - رانا فیض بخش صاحب
۱۴۷۳۵ - خوشی محمد صاحب
۱۴۷۳۶ - غلام محمد صاحب
۱۴۷۴۵ - میاں غلام نبی صاحب
۱۴۷۵۰ - شیخ فضل کریم صاحب
۱۴۷۵۵ - منصور احمد صاحب
۱۴۷۶۴ - غلام رسول صاحب
۱۴۷۷۵ - عبدالکریم صاحب
۱۴۷۸۳ - غلام مولا خادم صاحب
۱۴۷۸۹ - حسین محمد صاحب
۱۴۸۰۰ - منشی محمد عبداللہ صاحب

(باقی)

اعلان!

تحقیقات سے یہ امر ثابت ہو چکا ہے۔ کہ میاں فضل رب صاحب ساکن جہلم نے ایک رویہ اختیار کیا ہے۔ جو ہماری جماعت کے نقطہ نگاہ سے ناپسندیدہ ہے۔ اور بعض ایسے عقائد کی اشاعت کی جماعت میں کوشش کی ہے۔ جو ہماری جماعت کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عقیدہ کے خلاف ہیں۔ اندریں حالات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے میاں فضل رب صاحب ساکن جہلم کو جماعت احمدیہ سے خارج کیا جاتا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

دفتر محاسب کے ذریعہ "الفضل" کا چندہ ارسال کرنیوالے اصحاب

جو دوست دفتر محاسب کے ذریعہ "الفضل" کا چندہ ارسال فرماتے ہیں۔ ان کی اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے۔ کہ چونکہ دفتر محاسب سے کئی دن کے بعد روپیہ کی وصولی کی اطلاع دفتر "الفضل" میں پہنچتی ہے۔ اس لئے نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ترسیل چندہ کے متعلق عدم اطلاع کی وجہ سے (۱) ایسے اصحاب کے نام وی۔ پی ارسال کر دیا جاتا ہے۔ یا (۲) اگر پرچہ بند ہو چکا ہو۔ تو جلدی جاری نہیں کیا جا سکتا۔ (۳) اگر کوئی نیا خریدار ہو۔ تو اس کے ارشاد کی تعمیل جلد نہیں کی جا سکتی۔ اس سے احباب کو شکایت پیدا ہوتی ہے۔ اس قسم کی شکایات اور نقصان کے انسداد کیلئے یا تو "الفضل" کا چندہ براہ راست مینیجر "الفضل" کو ارسال کیا جائے۔ یا اگر دفتر محاسب کے ذریعہ بھیجا جائے۔ تو ساتھ ہی بذریعہ خط اسکی اطلاع "الفضل" کو دیدی جائے۔ تاکہ پرچہ جاری کیا جا سکے۔ بصورت دیگر عدم تعمیل یا تعمیل میں تاخیر کی ذمہ داری دفتر "الفضل" پر عائد نہ ہوگی سیکرٹریاں مال براہ کرم چندہ دینے والے اصحاب پر یہ امر واضح کر دیں۔

خاکسار مینیجر "الفضل"

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

واشنگٹن ۲۳ جولائی۔ کولمبیا براڈکاسٹنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جاپان نے فرانسیسی ہند چینی کے گورنر جنرل کو الٹی میٹم دیا ہے۔ پیرس ریڈیو نے بھی اس کی تصدیق کر دی ہے۔ برطانی حلقوں کی رائے ہے کہ جاپانی الٹی میٹم کی میعاد صرف ۲۴ گھنٹے ہے۔ اور اس میں مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ جاپانی فوجوں کو سارے ہند چینی پر پرامن طریق سے قبضہ کر لینے دیا جائے۔ پیرس ریڈیو کا یہ بھی بیان ہے۔ کہ وشی گورنمنٹ جھک رہی ہے۔ اور کہ تصفیہ ہونے والا ہے۔

وشی ۲۳ جولائی۔ مارشل پیٹان نے فرانسیسی طلبار کے سامنے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ شاید ہمیں اپنی نوآبادیوں کی حفاظت کے لئے ایک بار پھر لڑائی میں کودنا پڑے۔ ہمارے ہمسایوں کی نگاہیں ہماری نوآبادیات پر ہیں۔ اور ہم انہیں بچانے پر مجبور ہیں۔ ہم اپنی سلطنت کو بچائیں گے۔

ماسکو ۲۳ جولائی۔ سوویٹ ریڈیو سے اعلان ہوا ہے۔ کہ بعض جرمن قیدیوں کے قبضے سے ایک خفیہ دستاویز برآمد ہوئی ہے۔ جس میں ان کو روسیوں کے مقابلہ پر وسیع پیمانہ پر زہریلی گیس کے استعمال کی ہدایت کی گئی ہے۔

انقرہ ۲۳ جولائی۔ ایک مقام سے جہاں ترکش۔ عراق اور شام کی سرحدات ملتی ہیں۔ شام کے آرمینین سپاہیوں نے ترکی کی سرحد پار کرنے کی کوشش کی۔ اور کہا کہ وہ پناہ گزینوں کا تعاقب کر رہے ہیں۔ ترک پہرہ داروں نے اجازت نہ دی۔ اس پر انہوں نے گولی چلا دی۔ ترک سپاہیوں نے بھی جواب دیا۔ آرمینیا سوویٹ یونین میں ہے۔

لنڈن ۲۳ جولائی۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ نے جاپان کو متنبہ کیا ہے کہ ہند چینی وغیرہ ملکوں کے متعلق کوئی قدم نہ اٹھائے۔ کیونکہ ان کے خلاف کسی اقدام کو امریکہ کے خلاف اقدام تصور کیا جائے گا

لنڈن ۲۳ جولائی۔ وزیر ہند نے بیان کیا۔ کہ ہندوستان کی ڈیفنس کونسل میں تمام والیان ریاست نو نو کی تعداد میں باری باری شامل ہوا کریں گے۔ حضور نظام اس سے مستثنےٰ ہوں گے۔

لنڈن ۲۳ جولائی۔ آج پارلیمنٹ میں ایک ریزولیوشن پیش ہوا۔ کہ ڈیفنس ایکٹ کے ماتحت ہنگامی اختیارات میں مزید ایک سال کی توسیع کی جائے۔ ہوم آفس کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ اس ایکٹ کے ماتحت کل ۱۷۰۹ اشخاص نظر بند کئے گئے

واشنگٹن ۲۳ جولائی۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ نے ایک تقریر میں کہا کہ جنگ کے بعد ایک ایسی ایسوسی ایشن بنائی جائے گی۔ جو تخفیف اسلحہ کر سکے۔ اور تمام اقوام کو اقتصادی فوائد کے حصول کا برابر موقعہ دے۔ آپ نے کہا کہ اسلحہ سازی میں تخفیف لازمی ہے۔ بلکہ اسلحہ سازی کے سامان پر بھی بین الاقوامی کنٹرول لازمی ہے

موگا منڈی ۲۳ جولائی گندم ڈڑہ ۳/۱۱/۰ - سفید ۳/۱۲/۰ - جو ۲/۵/۰ - سرسوں ۴/۸/۰ - تارامیرا ۳/۶/۰ - نخود پیلا ۳/۵/۰ - لائلپور میں گندم ڈڑہ ۳/۱۳/۰ - [illegible] ۳/۱۲/۶ - بنولہ ڈڑہ ۲/۳/۶ - گڑ ۳/۶/۰ - شکر ۳/۲/۰ - مرچ سرخ ۱۱/۸/۰ - امرتسر میں سونا ۴۳/۱۰/۰ - چاندی ۶۳/۶/۰ پونڈ ۲۸/۹/۰ -

وشی ۲۴ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں جاپان کے ہند چینی کے متعلق الٹی میٹم دینے کی خبر کو جھوٹا بتایا گیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ بعض مطالبات جاپان نے کئے ہیں جو پورے کئے جا رہے ہیں۔ ہو سکتا ہے۔ جاپان انڈوچائنا میں کچھ فوجی کارروائیاں کرے مگر وہ عارضی ہوں گی۔ اور ان کے بارہ میں دونوں حکومتوں میں بات چیت ہو رہی ہے۔ فرانسیسی حکومت انڈوچائنا کے لوگوں کو یہ خبر سننے کے لئے تیار کر رہی ہے۔ کہ اس ملک کے ہوائی اڈے جاپان کو دے دئیے گئے ہیں نیو یارک میں یہ افواہیں گرم ہیں۔ کہ وشی اور جاپان میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جس کا اعلان اگلے سوموار کو ہو گا۔

واشنگٹن ۲۴ جون۔ نیو یارک ٹائمز نے لکھا ہے کہ۔ اگر جاپان کے کسی فعل سے مغربی ایشیا میں امریکہ کے جائز مفاد کو کوئی نقصان پہونچے تو امریکہ کو فوراً اس کے خلاف کارروائی کرنی چاہیئے۔

لنڈن ۲۴ جولائی۔ برطانی طیاروں نے کل رات مشرقی جرمنی پر پھر زبردست حملہ کیا۔ شمالی فرانس پر بھی رات کے وقت حملہ کیا گیا۔ آج سویرے فرانس کے ساحل پر بم پھٹنے کے دھماکے انگلستان میں سنائی دے رہے تھے برطانیہ پر دشمن کے ہوائی جہازوں کا حملہ گو گزشتہ چند راتوں سے زیادہ زوردار تھا۔ مگر زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ سکاٹ لینڈ اور شمال مغربی علاقہ پر بم گرائے گئے۔ ایک ہوائی جہاز گرا لیا گیا۔

لنڈن ۲۴ جولائی۔ آسٹریلیا کے ہوائی جہاز طیار کرانے والے وزیر نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ ۳۱ اکتوبر تک آسٹریلیا کے بنے ہوئے ایک ہزار ہوائی جہاز کام کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ اس وقت تک دو کارخانوں کو بڑھایا جا چکا ہے۔ اور ایک کو بڑھایا جا رہا ہے۔

برلین ۲۴ جولائی۔ یہاں سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ فن لینڈ کے صدر مقام ہلسنکی پر روسی ہوائی جہازوں نے سخت بمباری کی۔ مگر روسی حلقوں سے اس کی تصدیق نہیں ہوئی۔

ماسکو ۲۴ جولائی۔ روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ جرمن طیاروں نے کل رات پھر اس شہر پر حملہ کی کوشش کی مگر شکست کھائی۔ صرف آٹھ دس جہاز ہوا مار توپوں کی زد سے بچ کر شہر پر پہونچ سکے

شملہ ۲۴ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سر گرجا شنکر باجپائی جو امریکہ میں ہندوستان کے ایجنٹ مقرر ہوئے ہیں۔ واشنگٹن کے برطانی سفارت خانہ کے سٹاف میں شامل ہوں گے۔ اور ان کا درجہ وہاں وہی ہوگا جو ہندوستان میں امریکن کمشنر کا ہے۔

لنڈن ۲۴ جولائی۔ یہاں کے سرکاری حلقوں کی رائے ہے۔ کہ جاپان انڈوچائنا میں جو کچھ کرنا چاہتا ہے ضروری نہیں کہ اس کی وجہ سے سنگاپور خطرہ میں پڑ جائے۔ اگر جنوبی انڈوچائنا میں جاپان کو چھاؤنیاں اور ہوائی اڈے حاصل ہو گئے۔ تو بھی ہندوستان اور برما کے لئے کوئی فوری خطرہ نہیں کیونکہ دونوں کے درمیان تھائی لینڈ ہے البتہ جاپان اس صورت میں تھائی لینڈ پر زیادہ دباؤ ڈال سکے گا۔ وشی کے نمائندے یہ مشہور کر رہے ہیں۔ کہ برطانیہ اور چین ملک انڈوچائنا پر فوراً قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اس کے بچاؤ کا انتظام کرنا ضروری ہے جاپان میں زبردست لام بندی ہو رہی ہے اور اس کے جنگی وفوج بردار جہاز جنوب کی طرف جا رہے ہیں۔ جاپان کے الٹی میٹم کی میعاد آج بالکل ختم ہو جائے گی۔ مگر ممکن ہے جاپان اس میں مزید توسیع کر دے

لنڈن ۲۴ جولائی۔ برلن ریڈیو نے کہا تھا کہ جرمنی پر حملوں میں برطانیہ کے دس ہوائی جہاز روزانہ تباہ ہو رہے ہیں یہ صحیح نہیں۔ گزشتہ پندرہ دنوں میں اوسط چھ جہازوں کی ہے۔ مگر پچھلے سال جب جرمنی برطانیہ پر زور کے حملے کرتا تھا۔ تو اس کے روزانہ نقصان کی اوسط ۲۹ تھی۔

لنڈن ۲۴ جولائی۔ برطانیہ کے وزیر زراعت نے آج ہاؤس آف کامنز میں کہا کہ اس سال انگلستان میں کھانے پینے کی اشیاء اس کثرت سے پیدا ہوں گی کہ بیسویں صدی میں کبھی نہیں ہوئیں۔ اور یہ چیزیں ایسی ہی اچھی ہوں گی جیسی امن کے زمانہ میں ہوتی تھیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر - غلام نبی